حصہ (دوم)

Q. No. 2 a. (i) سوال نمبر 2 (الف) (i)

ومن الناس (اور بعض لوگ) من یقول (جو کہتے ہیں) آمنا (ہم ایمان
لائے) باللہ (اللہ پر) وبالیوم آخری (اور یوم آخرت پر) وما هم (اور نہیں ہیں وہ)
بمومنین (ایمان لانے والے) یخدعون (دھوکا دیتے ہیں) اللہ (اللہ کو) والذین
(اور ان لوگوں کو) آمنو (جو ایمان لائے) وما یخدعون (بلکہ دھوکا دیتے ہیں الا انفسهم
(اپنی جانوں کو) وما (اور نہیں) یشعرون
(وہ شعور رکھتے)

Q. No. 2 a. (ii) بامحاورہ ترجمہ سوال نمبر 2 (الف) (II)

وہ توبہ کرتے ہیں، عبادت کرتے ہیں، حمد و ثناء بیان کرتے ہیں۔
رکوع کرتے ہیں سجدہ کرتے ہیں حکم مانتے ہیں دستور کے مطابق اور
روکتے ہیں برائی سے اور حفاظت کرتے ہیں اللہ کی حدوں کی
اور خوشخبری دیجئے ایمان والوں کو۔

Q. No. 2 b. (i) سوال نمبر 2 (ب) (I)

آیت کا مفہوم

اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت
سے پیدا فرمایا، اور تمہیں قبیلوں میں بانٹ دیا۔ تاکہ تم ایک
دوسرے کی شناخت کر سکو۔ لیکن اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت
تقویٰ والے کی ہے۔ بے شک اللہ ~~[illegible]~~ خوب جاننے والا ہے

حصہ (دوئم)

Q. No. 2 b.(ii) سوال نمبر 2 (ب) (II)

قرآنی آیت کا مفہوم:

اس آیت میں کہا جا رہا ہے کہ

"نیکی یہ نہیں ہے کہ تم اپنے چہروں کو مشرق یا مغرب کی طرف پھیر لو بلکہ اصل نیکی اس میں ہے کہ تم ایمان لاؤ اللہ پر، یوم آخرت پر، فرشتوں پر اور کتاب اور نبیوں پر"

Q. No. 2 c.(i) سوال نمبر 2 (ج) (I)

سمگلنگ: سمگلنگ سے مراد ایسی اشیاء کی درآمد اور برآمد کرنا جس کا ہماری حکومت اور ریاست اسلام میں اجازت نہیں دیتا۔ یعنی چھپ کر غیر قانونی طریقے سے۔

Q. No. 2 c. (ii) سوال نمبر 2 (ج) (II)

خطبہ حجۃ الوداع کے موضوعات:

خطبہ حجۃ الوداع میں آپ ﷺ جن چار موضوعات پر بات کی وہ درج ذیل ہیں: (1) عورتوں کے حقوق (2) ہمسایوں کے حقوق (3) سود کو ختم (4) مساوی بھائی چارہ۔

Q. No. 2 c. (iii) سوال نمبر 2 (ج) (III)

خواتین کا انتقام بدر: جب قریش کی خواتین نے بدر کا انتقام لیتے ہوئے۔ مسلمان شہیدوں کے کان، بازو، ناک وغیرہ کو کاٹ دیا۔ اور ایک طرح سے انتقام لیا۔ اپنے لوگوں کا۔

Q. No. 2 c. (iv) سوال نمبر 2 (ج) (iv)

حلف الفضول کے بارے میں آپ ﷺ کا ارشاد:

آپ ﷺ نے فرمایا! اگر کوئی مجھے اس معاہدے کے بدلے سرخ اونٹ بھی دیتا تو میں نہ لیتا اور آج بھی میں ایسا معاہدہ کرنے کے لیے تیار ہوں۔

Q. No. 2 c. (v) سوال نمبر 2 (ج) (v)

مسجد نبوی کی تعمیر: آپؐ جب مدینہ کے راستے میں
قبا پہنچے تو بنی عمرو بن عوف کے محلے میں ایک مسجد تعمیر کی جس کی زمین کی قیمت
ابو ایوب انصاری نے ادا کی اور آپؐ نے بھی اس میں حصہ لیا۔ یہ اسلام
کی پہلی مسجد تھی جس کی تعمیر
آپؐ نے اپنے ہاتھوں سے کی۔

Q. No. 2(d).(Page 1) سوال نمبر 2(د)(صفحہ 1)

حدیث ترجمہ و تشریح:

المسلم اخو المسلم، لا یظلمہ ولا یخذلہ ولا یحقرہ

ترجمہ:

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ وہ اُس پر ظلم کرتا ہے، نہ اُسے ذلیل کرتا ہے اور نہ تحقیر کرتا ہے۔

تشریح:

آپؐ اس حدیث کے مطابق ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق اسطرح بتا رہے ہیں کہ ایک سچا مسلمان نہ تو اپنے دوسرے مسلمان پر ظلم و زیادتی کرتا ہے نہ اُسے ذلیل کرتا ہے اور نہ اُسے حقیر کرتا ہے۔ اس لیے مسلمان کو دوسرے مسلمان کا بھائی قرار دیا گیا ہے اور ایک کے جان، مال، عزت کی ذمہ دوسرے کو لگا دیا کہ ہر شخص ایک دوسرے کی جان، مال، عزت کی حفاظت کرے اور نہ اُسے ذلیل کرے نہ اُسے حقیر سمجھے اور نہ اُس پر ظلم کرے۔ یعنی نہ خود ظلم کرے اور نہ کسی دوسرے کو اُس پر ظلم کرنے دے۔ تاکہ معاشرے میں بھائی چارہ اور اتفاق قائم ہو سکے۔

Q. No. 2(d).(Page 2) سوال نمبر 2(د) (صفحہ 2)

عملی زندگی سے تعلق:

اس حدیث کے ذریعے آپ ہمیں یہ بتانا چاہ رہے ہیں کہ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے مسلمان بھائی کی عزت کا خیال رکھیں اسے دھوکہ نہ دیں اُس کو ذلیل نہ کریں اور اُس کو حقیر نہ سمجھیں تاکہ ایک پُر امن معاشرہ تشکیل پا سکے اور اسلامی معاشرہ جس میں سب اتفاق و محبت سے رہتے ہوں ایسا معاشرہ قائم ہو۔

Q. No. 2 e. سوال نمبر 2(ہ)

جملہ اسمیہ:

جملہ اسمیہ سے مراد جس کا پہلا جزو اسم ہو۔

- جملہ اسمیہ کے پہلے جزو کو مسند الیہ اور خبر کہتے ہیں جبکہ دوسرے جزو کو مسند اور مبتدا کہتے ہیں۔

مثال:

طارقؓ جاءَ (طارق آیا)

Q. No. 3 (Page 1) سوال نمبر3(صفحہ1)

ختم نبوت:

قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

"نہیں ہیں محمدؐ تم مردوں میں سے کسی
کے باپ لیکن وہ آخری نبی اور رسولؐ ہیں اور
اللہ خوب جاننے والا ہے"

نبوت و رسالت کا جو سلسلہ حضرت آدمؑ
سے شروع ہو کر حضرت عیسیٰؑ تک پیغمبروں حضرت محمدؐ پر ختم ہو
گیا۔ آپؐ کے پہلے کے انبیاء میں سے کسی نے بھی عالمگیریت کا
دعویٰ نہیں کیا اور وہ انبیاء اور رسول ایک خاص قوم یا
علاقے کے لیے بھیجے گئے لیکن آپؐ کی دعوت و تبلیغ
کی مخاطب پوری دنیا تھی قیامت تک کے لیے آپؐ کو
بھیجا گیا۔ اور آپؐ نے اپنی دعوت و تبلیغ کے ذریعے کسی
دوسرے انبیاء اور رسول کے آنے کی ضرورت کو ختم کر دیا۔
آپؐ تمام کائنات کے لیے بشیر اور نذیر بن کر تشریف
لائے۔ جس کی گواہی قرآن نے اپنیں خاتم النبیین کہہ کر
دی ہے۔ خاتم کے معنی اُس مہر کے ہوتے ہیں جو کسی
دستاویز پر صرف اس لیے لگائی جاتی ہے کہ اُس میں کوئی
کمی بیشی نہ کی جا سکے۔ [illegible]
اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا:

"آج کے دن میں نے تمھارے لیے تمھارا دین
مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی"

Q. No. 3 (Page 2) سوال نمبر 3 (صفحہ 2)

اور اسی بات کی گواہی آپ ؐ نے خود یہ کہہ کر دی ہے کہ
"میں اور دوسرے انبیاء کی مثال اُس شخص کی سی ہے کہ
جس نے ایک گھر بنایا اور اُسے پورا کیا اور خوبصورت بنایا
بس اُس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی پس میں تھا
نبوت کی وہی آخری اینٹ ہوں جس نے اِسے پورا کر دیا۔"
یاد رہے کہ آپ ؐ سے پہلے بہت سے انبیاء آئے
لیکن آج دنیا اکثر کے ناموں سے بھی واقف نہیں ہے اسی
طرح آپ ؐ سے پہلے بہت سی کتابیں نازل کی گئی لیکن
آج اُن میں سے کوئی بھی اپنی اصل صورت میں موجود
نہیں کیونکہ اُن میں اس قدر ردوبدل ہو چکا جس کی
وجہ سے آج وہ اپنی اصل حالت میں موجود نہیں۔
اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ دنیا میں
جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے اُسے رکھا جاتا ہے اور
جس چیز کی ضرورت باقی نہیں رہتی اُسے مٹا دیا جاتا ہے۔
قرآن وہ واحد کتاب ہے جس کی حفاظت کی
ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے رکھی ہے۔
اور اب تک اُسے ہر قسم کی تحریف سے پاک
رکھا ہے۔
آپ ؐ کا قول ہے:
لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ : یعنی
میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

Q. No. 4 (Page 1) سوال نمبر 4 (صفحہ 1)

آپ ﷺ کی عید طفولیت :

آپ ﷺ کی پیدائش حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تقریباً چودہ سو سال بعد ماحول میں تھی کہ دنیا پیغمبروں کا پیغام حق کو بھول چکی تھی۔ ہر جگہ بتوں کی پوجا کی جاتی تھی۔ پتھروں، سورج، چاند کو خدا بنائے بیٹھے تھے۔ اگر کسی ذات کو عبادت کے لائق نہ سمجھا جاتا تو وہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات تھی۔ اور اگر کہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی بھی جاتی تو وہ بھی مظاہر کے ذریعے اللہ تک۔ اُن کا کہنا تھا کہ

"ہم مظاہر کی پوجا صرف اس لیے کرتے ہیں کہ تاکہ وہ ہمیں اللہ سے جوڑ دیں"

آپ ﷺ کی قوم بھی چونکہ بت پرست تھی اور بتوں کو پوجتی تھی۔

اُن کے جہالت کی یہ حالت تھی کہ باپ کی منکوحہ وراثت میں بیٹے کو ملتی تھی۔ دو بہنوں کی ایک ساتھ شادی جائز تھی۔ بیویوں کی حد نہ تھی۔ جوا، شراب، زنا عام تھا۔ بیٹوں کو بدنامی کا باعث سمجھ کر دفن کرنا معمول تھا اور اس قسم کی حرکت کو محفل میں بڑے فخر سے بتایا جاتا تھا۔

ہی وہ تاریک دور تھا جب آپ ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے۔ آپ ﷺ کی پیدائش ۹ ربیع الاول کو ہوئی۔ آپ ﷺ کی والدہ کا نام بی بی آمنہ تھا اور والد کا نام عبداللہ تھا۔ آپ ﷺ کے والد آپ ﷺ کی پیدائش سے چھ ماہ پہلے اس

Q. No. 4 (Page 2) سوال نمبر 4 (صفحہ 2)

دنیا سے رخصت ہو گئے۔ آپؐ کی ولادت کی خبر جب آپؐ کے دادا عبدالمطلب کو ہوئی تو وہ فوراً گھر پہنچے اور آپؐ کو اپنی گود میں لیا اور آپؐ کا نام محمد رکھا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

آپؐ کی والدہ کی زبانی ہو کہ اولاد کی مستند کتابوں میں ملتی ہے وہ یہ ہے کہ آپؐ کی ولادت عام بچوں کی سی ولادت نہ تھی۔ آپؐ پاک صاف پیدا ہوئے اور جب آپؐ پیدا ہوئے تو آپؐ ساری طرف روشنی ہی روشنی نظر آتی۔

اُس وقت عرب کا دستور تھا کہ وہ اپنے بچے کو شہر سے باہر کسی گاؤں میں بھیجتے تھے تاکہ اُن کی اچھی تربیت ہو سکے اور وہ اچھے ماحول میں پل بڑھ سکے۔ اس غرض سے آپؐ کو بھی حضرت حلیمہ سعدیہ کے ساتھ گاؤں بھیجا گیا جو کہ حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ میں نے آپؐ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی نہایت مہربانیاں دیکھی ہیں۔

آپؐ کے دادا چونکہ بڑے لیڈر مانے تھے۔ وہ آپؐ سے بے حد پیار و محبت کرتے تھے۔ وہ جہاں بھی جاتے اپنے یتیم کو ساتھ لے جاتے اور اپنی دائیں جانب بٹھاتے۔ اور اُن سے بے حد پیار کرتے تھے آپؐ کی چار سال کی عمر میں آپؐ کے دادا بھی اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور وفات سے پہلے اپنے پوتے کی تربیت کی ذمہ داری آپؐ کے چچا ابو طالب کو دے گئے۔ آپؐ کے چچا نے بھی آپؐ سے بے حد پیار کیا۔

Q. No. 5 (Page 1) سوال نمبر5(صفحہ 1)

i) بی بی سرکارؐ کی بچوں پر شفقت:

بی بی سرکارؐ اپنی زندگی کا زیادہ تر وقت بچوں، بزرگوں، اور صفہ کے افراد کے ساتھ گزارا کرتے تھے۔ آپؐ فصل کا جیسے ہی پھل تیار ہو جاتا تو آپؐ وہاں موجود سب سے چھوٹے بچے کو دیا کرتے اکثر کہا جاتا ہے کہ جب آپؐ کہیں جا رہے ہوتے تو راستے سے گزرتے وقت بچے آپؐ سے آ کر لپٹ جاتے اور آپؐ انھیں گود میں اٹھا لیتے۔ اکثر آپؐ سفر پر کہیں جا رہے ہوتے تو بچوں کو اپنے پیچھے بٹھا لیا کرتے۔ اسی طرح آپؐ اکثر بچوں کو پوسہ دیتے اور ان کے ساتھ بہت محبت و شفقت سے پیش آتے۔ اکثر ایسا ہوتا کہ آپؐ غار طویل کرنے کا ارادہ کرتے اور اچانک بچے کے رونے کی آواز آتی تو وہ اپنی غار کو مختصر کر دیا کرتے اور جا کر بچے کو چپ کرواتے کہ کہیں اُسے تکلیف نہ ہو۔ اسی طرح آپؐ بہت محبت و شفقت کا اظہار کرتے اور بچوں کی خواہشات کا خیال رکھتے۔

Q. No. 5 (Page 2) سوال نمبر 5 (صفحہ 2)

رزق کمانے کے ناجائز ذرائع:

رزق کمانے کے چار ناجائز ذرائع درج ذیل ہیں۔

- **سمگلنگ:** سمگلنگ چونکہ ملک کے ساتھ غداری کے زمرے میں آتی ہے اور ایسی اشیاء کو درآمد، برآمد کیا جاتا ہے جو کہ ہمارا ملک جس کی اجازت نہیں دیتا اس طرح سے کمایا ہوا رزق حلال نہیں۔ اور ناجائز ذرائع ہے۔

- **چوری / ڈاکا:**
چور چونکہ کسی اور کی محنت کی کمائی خود اُس سے لے کر قبضہ کر لیتا ہے اس لیے اسے بھی ناجائز ذرائع میں تسلیم کیا جاتا ہے۔

- **جوا:** جوا بھی ایک روزی کمانے کا ناجائز ذریعہ ہے اس میں دراصل کچھ پیسہ محنت کی بنیاد پر نہیں بلکہ قسمت پر کمایا جاتا ہے۔ اور جس میں محنت موجود نہ ہو وہ کسب جائز ذرائع میں شمار نہیں ہوتا ہے۔

- **تجارت (دھوکہ سے):**
اسلام میں تجارت حلال ہے جو کہ آپ ﷺ کا پسندیدہ پیشہ بھی تھا لیکن اگر تجارت میں مکر و فریب اور جھوٹ ہو تو وہ تجارت حلال کے بجائے حرام ہو جائے گی اور ناجائز ذرائع کہلائے گی۔